السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز تراویح صرف سنت ہے یا سنت موکدی؟ ہم اسے کس طرح ادا کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ سنت مؤکدہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

(من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه) (صحيح البخاري' صلاة التراويح' باب فضل من قام رمضان' ح: 2009 و صحیح مسلم' صلاة المسافرين' باب الترغيب في قيام رمضان...الخ' ح: 759)

''جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف فرما دے گا۔''

یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند راتیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو یہ نماز پڑھائی اور پھر اس خدشہ سے نہ پڑھائی کہ یہ فرض ہی نہ کر دی جائے[1]لیکن صحابہ کرام کو آپ نے یہ ترغیب دی کہ وہ اپنے طور پر اس نماز کو ضرور پڑھیں لہذا کوئی اکیلا پڑھ لیتا، کوئی دو مل کر اور کوئی تین مل کر جماعت سے ادا کر لیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں (جب کہ تراویح کی فرضیت کا خطرہ دور ہو گیا تھا) یہ مناسب سمجھا کہ تمام لوگ ایک امام کی اقتدا میں نماز باجماعت ادا کریں[2] کیونکہ اس طرح سب کو نماز باجماعت ادا کرنے اور قرآن مجید سننے کا موقع نصیب ہو گا اور تب سے اب تک یہ سنت باجماعت ادا کرنے کا مسلمانوں میں معمول جاری ہے۔ اس زمانے میں اس نماز کی تیئس رکعتیں ادا کی جاتی تھیں، لوگ اس قدر لمبی قرائت کرتے کہ سورۃ البقرہ کو بارہ اور کبھی آٹھ رکعتوں میں پڑھ لیتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی رکعات کی تعداد چونکہ معین نہیں فرمائی لہذا اس سلسلہ میں کافی گنجائش ہے کہ جو چاہے رکعات کی تعداد کم کر لے اور ارکان کو طول دے لے اور جو چاہے رکعات کی تعداد کو بڑھا لے۔

---

[1] صحیح بخاري، التراويح، باب فضل من قام رمضان، حديث: 2012 و صحیح مسلم، صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان الخ، حديث: 761

[2] صحيح بخاري، صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، حديث: 2010

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 212

محدث فتویٰ